

(۱) وَمِنْ خُطْبَةِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَذْكُرُ فِيهَا ابْتِدَاءَ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَخَلْقِ آدَمَ

اس میں ابتدائے آفرینش زمین و آسمان اور یہدا ائش آدم علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَبْلُغُ مَدْحَثَةَ الْقَائِلُونَ، وَلَا يُحْصِنِ نَعْمَائُهُ الْعَادُونَ وَلَا يُؤْدِي حَقَّهُ الْمُجْتَهِدُونَ، الَّذِي لَا يُدْرِكُهُ بُعْدُ الْهَمَمِ، وَلَا يَنَالُهُ غَوْصُ الْفِطَنِ، الَّذِي لَيْسَ لِصِفَتِهِ حَدٌّ مَحْدُودٌ، وَلَا نَعْتُ مَوْجُودٌ، وَلَا وَقْتٌ مَعْدُودٌ، وَلَا أَجَلٌ مَمْدُودٌ.

تمام حمد اللہ کیلئے ہے، جس کی مدح تک بولنے والوں کی رسائی نہیں، جس کی نعمتوں کو گنے والے گن نہیں سکتے، نہ کوشش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں، نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پاسکتی ہیں، نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس کی تک پہنچ سکتی ہیں۔ اس کے **كمال** ذات کی کوئی حد معین نہیں، نہ اس کیلئے تو صرفی الفاظ ہیں، نہ اس (کی ابتداء) کیلئے کوئی وقت ہے جسے شمار میں لایا جاسکے، نہ اس کی کوئی مدت ہے جو کہیں پر ختم ہو جائے۔

فَطَرَ الْخَلَائِقَ بِقُدْرَتِهِ، وَنَشَرَ الرِّيَاحَ بِرَحْمَتِهِ، وَوَتَدَ بِالصُّخُورِ مَيْدَانَ أَرْضِهِ.

اس نے مخلوقات کو اپنی قدرت سے بھیجا کیا، اپنی رحمت سے ہواوں کو چلایا اور تحریر تحرارتی ہوئی زمین پر پہاڑوں کی بینیں گاڑیں۔

أَوَّلُ الدِّينِ مَعْرِفَتُهُ، وَ كَمَالُ مَعْرِفَتِهِ التَّصْدِيقُ بِهِ، وَ كَمَالُ التَّصْدِيقِ بِهِ تَوْحِيدُهُ، وَ كَمَالُ تَوْحِيدِ الْإِخْلَاصُ لَهُ، وَ كَمَالُ الْإِخْلَاصِ لَهُ نَفْيُ الصِّفَاتِ عَنْهُ، لِشَهَادَةِ كُلِّ صِفَةٍ أَنَّهَا غَيْرُ الْمَوْصُوفِ، وَ شَهَادَةِ كُلِّ مَوْصُوفٍ أَنَّهَا غَيْرُ الصِّفَةِ.

دین کی ابتداء [۱] اس کی معرفت ہے، **كمال** معرفت اس کی تصدیق ہے، **كمال** تصدیق توحید ہے، **كمال** توحید تنزیہ و اخلاص ہے اور **كمال** تنزیہ و اخلاص یہ ہے کہ اس سے صفتیں کی نظر کی جائے، کیونکہ ہر صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے اور ہر موصوف شاہد ہے کہ وہ صفت کے علاوہ کوئی چیز ہے۔

فَمَنْ وَصَفَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فَقَدْ قَرَنَهُ، وَمَنْ قَرَنَهُ فَقَدْ ثَنَاهُ، وَمَنْ ثَنَاهُ فَقَدْ جَزَاهُ، وَمَنْ جَزَاهُ فَقَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ، وَمَنْ أَشَارَ إِلَيْهِ فَقَدْ حَدَّهُ، وَمَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ، وَمَنْ قَالَ : «فَيْمَ؟» فَقَدْ ضَمَّنَهُ، وَمَنْ قَالَ : «عَلَامَ؟» فَقَدْ أَخْلَى مِنْهُ.

لہذا جس نے **ذاتِ الہی** کے علاوہ صفات مانے اس نے ذات کا ایک دوسرا ساتھی مان لیا اور جس نے اس کی ذات کا کوئی اور ساتھی مانا اس نے دوئی بیدا کی اور جس نے دوئی بیدا کی اس نے اس کیلئے جزو نہ ادا اور جو اس کیلئے اجزا کا قائل ہوا وہ اس سے بے خبر رہا اور جو اس سے بے خبر رہا اس نے اسے **قابل** اشارہ سمجھ لیا اور جس نے اسے **قابل** اشارہ سمجھ لیا اس نے اس کی حد بندی کر دی اور جو اسے محدود سمجھا وہ اسے دوسری چیزوں ہی کی قطار میں لے آیا اور جس نے یہ کہا کہ ”وہ کس چیزیں ہے؟“ اس نے اسے کسی شے کے ضمن میں فرض کر لیا اور جس نے یہ کہا کہ ”وہ کس چیز پر ہے؟“ اس نے اور جگہیں اس سے خالی سمجھ لیں۔

كَائِنٌ لَا عَنْ حَدَّثٍ، مَوْجُودٌ لَا عَنْ عَدَمٍ، مَعَ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُقَارَنَةٍ، وَغَيْرُ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُزَايَلَةٍ، فَاعِلٌ لَا بِمَعْنَى الْحَرَكَاتِ وَالْأَلَّةِ، بَصِيرٌ إِذْ لَا مَنْظُورٌ إِلَيْهِ مِنْ خَلْقِهِ، مُتَوَحِّدٌ إِذْ لَا سَكَنَ يَسْتَأْنِسُ بِهِ وَلَا يَسْتَوْحِشُ لِفَقْدِهِ.

وہ ہے ہوانہیں، موجود ہے مگر عدم سے وجود میں نہیں آیا، وہ ہر شے کے ساتھ ہے نہ جسمانی اتصال کی طرح، وہ ہر چیز سے علیحدہ ہے نہ جسمانی دوری کے طور پر، وہ فاعل ہے لیکن حرکات و آلات کا محتاج نہیں، وہ اس وقت بھی دیکھنے والا تھا جب کہ مخلوقات میں کوئی چیز دکھائی دینے والی نہ تھی، وہ یکانہ ہے اس لئے کہ اس کا کوئی ساتھی ہی نہیں ہے کہ جس سے وہ مانوس ہو اور اسے کھو کر پریشان ہو جائے۔

أَنْشَأَ الْخَلْقَ إِنْشَاءً، وَابْتَدَأَهُ ابْتِدَاءً، بِلَا رَوْيَةً أَجَالَهَا، وَلَا تَجْرِيَةً اسْتَفَادَهَا، وَلَا حَرَكَةً أَحْدَثَهَا، وَلَا هَمَامَةً نَفْسٍ اضْطَرَبَ فِيهَا. أَحَالَ الْأَشْيَاءَ لِأَوْقَاتِهَا، وَلَئِمَ بَيْنَ مُخْتَلِفَاتِهَا، وَغَرَّ غَرَائِزَهَا وَالْزَمَّهَا أَشْبَاهَهَا، عَالِمًا بِهَا قَبْلَ ابْتِدَائِهَا، مُحِيطًا بِحُدُودِهَا وَأَنْتِهَا، عَارِفًا بِقَرَائِنَهَا وَأَحْنَائِهَا.

اس نے پہلے پہل خلق کو اسجاد کیا بغیر کسی فکر کی جوانی کے اور بغیر کسی تجربہ کے جس سے فائدہ اٹھانے کی اسے ضرورت پڑی ہو اور بغیر کسی حرکت کے جسے اس نے بیدا کیا ہو اور بغیر کسی ولاء اور جوش کے جس سے وہ میتاب ہوا ہو۔ ہر چیز کو اس کے وقت کے حوالے کیا، بے

جوڑ چیزوں میں توازن و ہم آہنگی پیدا کی، ہر چیز کو جداگانہ طبیعت اور مزاج کا حامل بنایا اور ان طبیعتوں کیلئے مناسب صورتیں ضروری قرار دیں۔ وہ ان چیزوں کو ان کے وجود میں آنے سے پہلے جانتا تھا، ان کی حد و نہایت پر احاطہ کئے ہوئے تھا اور ان کے نفوس و اعضاء کو پہچانتا تھا۔

ثُمَّ أَنْشَا سُبْحَانَهُ فَتَقَ الْأَجْوَاءِ، وَ شَقَ الْأَرْجَاءِ، وَ سَكَائِكَ الْهَوَاءِ، فَأَجْرَى فِيهَا مَاءً مُّتَلَاطِمًا تَيَارًا، مُتَرَاكِمًا زَخَّارًا، حَمَلَهُ عَلَى مَنْ الرِّيحِ الْعَاصِفَةِ، وَ الرَّعْزِ الْقَاصِفَةِ، فَامْرَهَا بِرَدِّهِ، وَ سَلَطَهَا عَلَى شَدِّهِ، وَ قَرَنَهَا إِلَى حَدِّهِ، الْهَوَاءُ مِنْ تَحْتِهَا فَتَبَيِّقُ وَ الْمَاءُ مِنْ فَوْقَهَا دَفِيقٌ.

پھر یہ کہ اس نے کشادہ فضا، و سیع اطراف و اکناف اور خلا کی و سعین خلق کیں اور ان میں ایسا پانی بھایا جس کے دریائے مواج کی لہریں طوفانی اور بحر زخار کی موجیں تباہ تھیں، اسے تیز ہوا اور تنہ آندھی کی پشت پر لادا، پھر اسے پانی کے پلٹانے کا حکم دیا اور اسے اس کے پابند رکھنے پر قابو دیا اور اسے پانی کی سرحد سے ملا دیا۔ اس کے نیچے ہوا در تک پھیلی ہوئی تھی اور اوپر پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

ثُمَّ أَنْشَا سُبْحَانَهُ رِيْحًا اِعْتَقَمَ مَهْبَهَا، وَ أَدَمَ مُرَبَّهَا، وَ أَعْصَفَ مَجْرَاهَا، وَ أَبْعَدَ مَنْشَاهَا، فَامْرَهَا بِتَصْفِيقِ الْمَاءِ الْرَّخَّارِ، وَ إِثَارَةَ مَوْجَ الْبِحَارِ، فَمَخْضَتْهُ مَخْضَنَ السِّقَاءِ، وَ عَصَفَتْ بِهِ عَصْفَهَا بِالْفَضَاءِ، تَرْدُ أَوْلَهُ إِلَى الْخِرِّهِ، وَ سَاجِيَهُ إِلَى مَائِرِهِ حَتَّى عَبَ عُبَابَهُ، وَ رَمَى بِالزَّبَدِ رُكَامَهُ، فَرَفَعَهُ فِي هَوَاءٍ مُّنْفَقِيَّ، وَ جَوَّ مُنْفَهِقٍ، فَسَوَّى مِنْهُ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، جَعَلَ سُفَلَاهُنَّ مَوْجًا مَكْفُوفًا وَ عُلَيْاهُنَّ سَقْفًا مَحْفُوظًا، وَ سَمْكًا مَرْفُوعًا بِغَيْرِ عَمَدٍ يَدْعُمُهَا، وَ لَا دِسَارٌ يَنْظِمُهَا. ثُمَّ زَيَّنَهَا بِرِينَةِ الْكَوَاكِبِ، وَ ضِيَاءِ الشَّوَّاقِ وَ أَجْرَى فِيهَا سِرَاجًا مُسْتَطِيرًا، وَ قَمَرًا مُنِيرًا فِي فَلَكٍ دَائِرٍ، وَ سَقْفٍ سَائِرٍ، وَ رَقِيمٍ مَائِرٍ.

پھر اللہ سبحانہ نے اس پانی کے اندر ایک ہوا خلق کی جس کا چلنہ بانجھ (بے شر) تھا اور اسے اس کے مرکز پر قرار رکھا، اس کے جھونکے تیز کر دیئے اور اس کے چلنے کی جگہ دور و دراز تک پھیلا دی، پھر اس ہوا کو مامور کیا کہ وہ پانی کے ذخیرے کو تھیسیرے دے اور بحر بے کران کی موجودوں کو اچھا لے۔ اس ہوانے پانی کو یوں متھ دیا جس طرح دہی کے مشکلیزے کو متھا جاتا ہے اور اسے دھلیلتی ہوئی تیزی سے چلی جس طرح غالی فضا میں چلتی ہے اور پانی کے ابتدائی حصے کو آخری حصے پر اور ٹھہرے ہوئے کو چلتے ہوئے پانی پر پلٹانے لگی، یہاں تک کہ اس متلاطم پانی کی سطح بلند ہو گئی اور وہ تباہ پانی جھاگ دینے لگا، اللہ نے وہ جھاگ کھلی ہوا اور کشادہ فضا کی طرف اٹھائی اور اس سے ساتوں آسمان پیدا کئے۔ نیچے والے آسمان کو رکی ہوئی موج کی طرح بنایا اور اوپر والے آسمان کو محفوظ چھت اور بلند عمارت کی صورت میں اس طرح قائم کیا کہ نہ ستونوں کے سہارے کی حاجت تھی، نہ بندھنوں سے جوڑنے کی ضرورت۔ پھر ان کو ستاروں کی سچ دھج اور روشن تاروں کی چمک دک سے آراستہ کیا اور ان میں ضوپاش چراغ اور جگہ کاتا چاند رواں کیا جو گھومنے والے فلک، چلتی پھرتی چھت اور جنش کھانے والی لوح میں ہے۔

ثُمَّ فَتَقَ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ الْعُلَاءِ، فَمَلَأْهُنَّ أَطْوَارًا مِنْ مَلَئِكَتِهِ: مِنْهُمْ سُجُودٌ لَا يَرْكَعُونَ، وَ رُكُوعٌ لَا يَنْتَصِبُونَ، وَ صَافُونَ لَا يَتَرَأَلُونَ، وَ مُسَبِّحُونَ لَا يَسَامُونَ، لَا يَغْشَاهُمْ نَوْمُ الْعُيُونِ، وَ لَا سَهُوُ الْعُقُولِ، وَ لَا فَتَرَةُ الْأَبَدَانِ، وَ لَا غَفَلَةُ النِّسَيَانِ.

پھر خداوند عالم نے بلند آسمانوں کے درمیان شگاف پیدا کئے اور ان کی وسعتوں کو طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا۔ کچھ ان میں سر بسجود ہیں جو رکوع میں ہیں جو سیدھے ہوتے ہیں جو اپنی جگہ نہیں چھوڑتے اور کچھ پاکیزگی بیان کر رہے ہیں جو اکتائے نہیں، نہ ان کی آنکھوں میں نیند آتی ہے، نہ ان کی عقولوں میں بھول چوک پیدا ہوتی ہے، نہ ان کے بدنوں میں سستی و کالہی آتی ہے، نہ ان پر نسیان کی غلطت طاری ہوتی ہے۔

وَ مِنْهُمْ أَمْنَاءُ عَلَى وَحِيَهِ، وَ الْسِّنَةُ إِلَى رُسُلِهِ، وَ مُخْتَلِفُونَ بِقَضَائِهِ وَ أَمْرِهِ. وَ مِنْهُمُ الْحَفَاظَةُ لِعِبَادِهِ، وَ السَّدَنَةُ لِبَوَابِ جَنَانِهِ. وَ مِنْهُمُ الثَّابِتُهُ فِي الْأَرْضِيَنَ السُّفْلَى أَقْدَامُهُمْ، وَ الْمَارِقَةُ مِنَ السَّمَاءِ الْعُلَيَا أَعْنَاقُهُمْ، وَ الْخَارِجَةُ مِنَ الْأَقْطَارِ أَرْكَانُهُمْ، وَ الْمُنَاسِبَةُ لِقَوَاعِدِ الْعَرْشِ أَكْتَافُهُمْ، نَاكِسَةُ دُونَهُ أَبْصَارُهُمْ، مُتَلَفِّعُونَ تَحْتَهُ بِأَجْنِحَتِهِمْ، مَضْرُوبَةُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَنْ دُونَهُمْ حُجُبُ الْعِزَّةِ، وَ اسْتَارُ الْقُدْرَةِ، لَا يَتَوَهَّمُونَ رَبَّهُمْ بِالْتَّصْوِيرِ، وَ لَا يُجْرُونَ عَلَيْهِ صِفَاتِ الْمَصْنُوِعِينَ، وَ لَا يَحْدُوْنَهُ بِالْأَمَاكِنِ، وَ لَا يُشِيرُونَ إِلَيْهِ بِالنَّظَائِرِ.

ان میں کچھ تو وحی الہی کے این، اس کے رسولوں کی طرف پیغام رسائی کیلئے **ربانی** حق اور اس کے قطعی فیصلوں اور فرمانوں کو لے کر

آنے جانے والے ہیں، کچھ اس کے بندوں کے نگہبان اور جنت کے دروازوں کے پاسبان ہیں، کچھ وہ ہیں جن کے قدم زین کی تھی میں جسے ہوئے ہیں (اور ان کی گردیں بلند ترین آسمانوں سے بھی باہر نکلی ہوئی ہیں) اور ان کے پہلو اطراف عالم سے بھی آگے بڑھ لئے ہیں، ان کے شانے عرش کے پایوں سے میل کھاتے ہیں، عرش کے سامنے ان کی آنکھیں جھکلی ہوئی ہیں اور اس کے نیچے اپنے پروں میں لپٹے ہوئے ہیں اور ان میں اور دوسری مخلوق میں عزت کے جواب اور قدرت کے سراپدے حائل ہیں۔ وہ شکل و صورت کے ساتھ اپنے رب کا تصور نہیں کرتے، نہ اس پر مخلوق کی صفتیں طاری کرتے ہیں، نہ اسے محل و مکان میں گھرا ہوا مجھتے ہیں، نہ اشباہ و نظائر سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

[صفةُ خَلْقِ آدَمَ]

[آدم عليه السلام کی تخلیق کے بارے میں فرمایا:]

ثُمَّ جَمَعَ سُبْحَانَهُ مِنْ حَرْنَ الْأَرْضِ وَ سَهْلِهَا، وَ عَذْبَهَا وَ سَبَخَهَا، تُرْبَةً سَنَّهَا بِالْمَاءِ حَتَّىٰ خَلَصَتْ، وَ لَا طَهَّا بِالْبَلَةِ حَتَّىٰ لَرْبَتْ، فَجَبَلَ مِنْهَا صُورَةً ذَاتَ أَحْنَاءٍ وَّ فُصُولٍ، أَجْمَدَهَا حَتَّىٰ اسْتَمْسَكَتْ، وَ أَصْلَدَهَا حَتَّىٰ صَلَصَلَتْ، لِوَقْتٍ مَعْدُودٍ، وَ أَمْدٍ مَعْلُومٍ.

پھر اللہ نے سخت و نرم اور شیریں و شورہ زار زمین سے مٹی جمع کی، اسے پانی سے اتنا بھگویا کہ وہ صاف ہو کر نتھر گئی اور تری سے اتنا گوندھا کہ اس میں لس پیدا ہو گیا، اس سے ایک ایسی صورت بنائی جس میں موڑ ہیں اور جوڑ، اعضاء ہیں اور مختلف حصے، اسے یہاں تک سکھایا کہ وہ خود ہم سکی اور اتنا سخت کیا کہ وہ ہنکھنانے لگی۔ ایک وقت معین اور مدت معلوم تک اسے یونہی رہنے دیا۔

ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا مِنْ رُوْحِهِ فَمَثُلَتْ إِنْسَانًا ذَا أَذْهَانٍ يُجْيِلُهَا، وَ فِكْرٌ يَتَصَرَّفُ بِهَا، وَ جَوَارِحٌ يَخْتَدِمُهَا، وَ أَدَوَاتٍ يُقْلِبُهَا، وَ مَعْرِفَةٌ يَفْرُقُ بِهَا بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ، وَ الْأَذْوَاقِ وَ الْمَسَامِ، وَ الْأَلْوَانِ وَ الْأَجْنَاسِ، مَعْجُونًا بِطِينَةَ الْأَلْوَانِ الْمُخْتَلِفَةِ، وَ الْأَشْبَاهِ الْمُؤْتَلِفَةِ، وَ الْأَضْدَادِ الْمُتَعَادِيَةِ، وَ الْأَخْلَاطِ الْمُتَبَايِنَةِ، مِنَ الْحَرِّ وَ الْبَرِّ، وَ الْبَلَةِ وَ الْجُمُودِ،

پھر اس میں روح پھونکی تو وہ ایسے انسان کی صورت میں کھڑی ہو گئی جو قوائے ذہنی کو حرکت دینے والا، فکری حرکات سے تصرف کرنے والا، اعضاء و جوارح سے خدمت لینے والا اور ہاتھیروں کو چلانے والا ہے اور ایسی شناخت کا مالک ہے جس سے حق و باطل میں تمیز کرتا ہے اور مختلف مزوف، بوؤں، رنگوں اور جنسوں میں فرق کرتا ہے۔ خود رنگارنگ کی مٹی اور ملتی جلتی ہوئی موافق چیزوں اور مخالف ضدوں اور متضاد خلطوں سے اس کا خیر ہوا ہے، یعنی گرمی، سردی، تری، خشکی کامیکر ہے۔

وَ اسْتَادَى اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْمَلَائِكَةَ وَ دِيْعَتَهُ لَدِيْهِمْ، وَ عَهْدَ وَ صِيَّةَ إِلَيْهِمْ، فِي الْإِذْعَانِ بِالسُّجُودِ لَهُ، وَ الْخُشُوعِ لِتَكْرِمِهِ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿اسْجُدُوا لِلَّادَمَ فَسَاجَدُوا إِلَيْلِيْسَ﴾، اعْتَرَتْهُ الْحَمِيمَةُ، وَ غَلَبَتْ عَلَيْهِ الشِّقْوَةُ، وَ تَعَزَّزَ بِخَلْقِ النَّارِ، وَ اسْتَوْهَنَ خَلْقَ الصَّلَصَالِ، فَاعْطَاهُ اللَّهُ النَّظَرَةَ اسْتِحْقَاقًا لِلْسُّخْطَةِ، وَ اسْتِتَمَامًا لِلْبَلَّيْةِ، وَ اِنْجَازًا لِلْعَدَةِ، فَقَالَ: ﴿إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ﴾ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ﴾.

پھر اللہ نے فرشتوں سے چاہا کہ وہ اس کی سونپی ہوئی دعیت ادا کریں اور اس کے پیمان و صیت کو پورا کریں جو سجدہ آدم کے حکم کو تسلیم کرنے اور اس کی بزرگی کے سامنے تواضع و فروتنی کیلتے تھا۔ اس لئے اللہ نے کہا کہ: ”آدم عليه السلام کو سجدہ کرو، ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا“، اسے عصیت نے گھیر لیا، بد بختی اس پر چھا گئی، اگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے اپنے کو بزرگ و برتر سمجھا، اور ہنکھناتی ہوئی مٹی کی مخلوق کو ذلیل جانا، اللہ نے اسے مہلت دی تاکہ وہ پورے طور پر غصب کا مستحق بن جائے اور (بنی آدم) کی آزمائش پایہ تکمیل تک پہنچے اور وعدہ پورا ہو جائے۔ چنانچہ اللہ نے اس سے کہا کہ: ”تحھے وقت معین کے دن تک کی مہلت ہے۔“

ثُمَّ أَسْكَنَ سُبْحَانَهُ آدَمَ دَارًا أَرْعَدَ فِيهَا عِيْشَةَ، وَ أَمْنَ فِيهَا مَحَلَّتَهُ، وَ حَذَرَهُ إِبْلِيسَ وَ عَدَاؤَتَهُ، فَاغْتَرَهُ عَدُوُّهُ نَفَاسَةً عَلَيْهِ بِدَارِ الْمُقَامِ، وَ مُرَاقِفَةِ الْأَبْرَارِ، فَبَأْعَثَ الْيَقِينَ بِشَكِّهِ، وَ الْعَزِيمَةَ بِوَهْنِهِ، وَ اسْتَبْدَلَ بِالْجَذَلِ وَ جَلَّا، وَ بِالْأَغْتِرَارِ نَدَمًا.

پھر اللہ نے آدم عليه السلام کو ایسے گھریں ٹھہرایا جہاں ان کی زندگی کو خوشگوار رکھا، انہیں شیطان اور اس کی عداوت سے بھی ہوشیار کر دیا، لیکن ان کے دشمن نے ان کے جنت میں ٹھہر نے اور نیکو کاروں میں مل جل کر رہنے پر حسد کیا اور آخر کار انہیں فریب دے دیا۔ آدم عليه السلام نے یقین کو شک اور ارادے کے استحکام کو کمزوری کے ہاتھوں نجع ڈالا، مسرت کو خوف سے بدل لیا اور فریب خوردگی کی وجہ سے نہامت اٹھائی۔

ثُمَّ بَسَطَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لَهُ فِي تَوْبَتِهِ، وَلَقَاهُ كَلِمَةً رَحْمَتِهِ، وَوَعْدَهُ الْمَرَدُ إِلَى جَنَّتِهِ، فَاهْبَطَهُ إِلَى دَارِ الْبَلِيهِ، وَتَنَاسُلِ الدُّرِّيَّةِ.

پھر اللہ نے آدم علیہ السلام کیلئے توہہ کی گنجائش رکھی، انہیں رحمت کے کلمے سکھائے، جنت میں دوبارہ پہنچانے کا ان سے وعدہ کیا اور انہیں دارِ ابتلاء و محلِ افزاں نسل میں اتار دیا۔

وَاصْطَفَى سُبْحَانَهُ مِنْ وَلَدِهِ أَنْبِيَاءً، أَخَذَ عَلَى الْوَحْيِ مِيشَاقَهُمْ، وَعَلَى تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ أَمَانَتَهُمْ، لَمَّا بَدَّلَ أَكْثُرُ خَلْقِهِ عَهْدَ اللَّهِ إِلَيْهِمْ، فَجَهَلُوا حَقَّهُ، وَاتَّخَذُوا الْأَنْدَادَ مَعَهُ، وَاجْتَالُوهُمُ الشَّيْطَانُ عَنْ مَعْرِفَتِهِ، وَاقْتَطَعُوهُمْ عَنْ عِبَادَتِهِ، فَبَعَثَ فِيهِمْ رُسُلَّهُ، وَاتَّرَى إِلَيْهِمْ أَنْبِيَاءَهُ، لِيَسْتَأْدُوهُمْ مِيشَاقَ فِطْرَتِهِ، وَيُذَكِّرُوهُمْ مَنْسِيَّ نِعْمَتِهِ، وَيَحْتَجُوا عَلَيْهِمْ بِالْتَّبْلِيغِ، وَيُشِيرُوا لَهُمْ دَفَائِنَ الْعُقُولِ، وَيُرُوِّهُمْ الْأَيَّاتِ الْمُقَدَّرَةَ: مِنْ سَقْفٍ فَوْقَهُمْ مَرْفُوعٌ، وَمَهَادٍ تَحْتَهُمْ مَوْضُوعٌ، وَمَعَايِشَ تُحْسِنُهُمْ، وَاجَالٍ تُفْنِيَهُمْ، وَأَوْصَابٍ تُهْرِمُهُمْ، وَأَحْدَاثٍ تَتَابُعُ عَلَيْهِمْ.

الله سبحانہ نے ان کی اولاد سے انبیاء علیہم السلام چنے، وہی پرانے سے عہد و پیمان لیا، تبلیغ رسالت کا انہیں این بنایا، جبکہ اکثر لوگوں نے اللہ کا عہد بدل دیا تھا، چنانچہ وہ اس کے حق سے بے خبر ہو گئے اور وہ کو اس کا شریک بنا ڈالا، شیاطین نے اس کی معرفت سے انہیں روگروں اور اس کی عبادات سے الگ کر دیا۔ اللہ نے ان میں اپنے رسول مبعوث کئے اور لگاتار انبیاء بھیجے تاکہ ان سے فطرت کے عہدوں پرے کرائیں، اس کی بھولی ہوئی نعمتیں یادوں ایں، پیغام ربیٰ پہنچا کر حجت تمام کریں، عقل کے دفینوں کو ابھاریں اور انہیں قدرت کی نشانیاں دکھائیں: یہ سروں پر بلند بام آسمان، ان کے نیچے بچھا ہوا فرش زمین، زندہ رکھنے والا سامانِ معیشت، فنا کرنے والی اجلیں، بوڑھا کر دینے والی بیماریاں اور پے در پے آنے والے حادثات۔

وَلَمْ يُخْلِ اللَّهُ سُبْحَانَهُ خَلْقَهُ مِنْ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ، أَوْ كِتَابٍ مُنْزَلٍ، أَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ، أَوْ مَحَاجَةٍ قَائِمَةٍ، رُسُلٌ لَا تُقَصِّرُ بِهِمْ قِلَّةٌ عَدَدُهُمْ، وَلَا كَثْرَةُ الْمُكَذِّبِينَ لَهُمْ، مِنْ سَابِقِ سُمِّيَ لَهُ مَنْ بَعْدَهُ، أَوْ غَابِرٍ عَرَفَهُ مَنْ قَبْلَهُ.

الله سبحانہ نے اپنی مخلوق کو بغیر کسی فرستادہ پیغمبر یا آسمانی کتاب یا دلیل قطعی یا طریق روشن کے کبھی یونہی نہیں چھوڑا۔ ایسے رسول، جنہیں تعداد کی کمی اور جھٹلانے والوں کی کثرت درمانہ و عاجز نہیں کرتی تھی، ان میں کوئی سابق تھا جس نے بعد میں آنے والے کا نام و نشان بتایا، کوئی بعد میں آیا جسے پہلا پہنچنا چکا تھا۔

عَلَى ذَلِكَ نَسَلَتِ الْقُرُونُ، وَمَضَتِ الدُّهُورُ، وَسَلَفَتِ الْأَبَاءُ، وَخَلَفَتِ الْأَبْنَاءُ.

اسی طرح مدین گورنمنٹ، زمانے نیت کئے، باپ و اداوں کی جگہ پرانے اولادیں بس گئیں۔

إِلَى أَنْ بَعَثَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْجَازِ عِدَتِهِ وَتَمَامِ نُبُوَّتِهِ، مَا خُوذَأَ عَلَى النَّبِيِّنَ مِيشَاقُهُ، مَشْهُورَةٌ سِمَاتُهُ، كَرِيمًا مِيلَادُهُ. وَأَهْلُ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ مِلْكٌ مُتَفَرِّقَةٌ، وَأَهْوَاءٌ مُنْتَشِرَةٌ، وَطَرَائِقٌ مُتَشَتِّتَةٌ، بَيْنَ مُشَبِّهٍ لِلَّهِ بِخَلْقِهِ، أَوْ مُلْحِدٍ فِي اسْمِهِ، أَوْ مُشَيْرٍ إِلَى غَيْرِهِ، فَهَدَاهُمْ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَانْقَذَهُمْ بِمَكَانِهِ مِنَ الْجَهَالَةِ.

یہاں تک کہ اللہ سبحانہ نے ایغاۓ عہد و اتمام نبوت کیلئے محمد ﷺ کو مبعوث کیا، جن کے متعلق نبیوں سے عہد و پیمان لیا جا چکا تھا، جن کے علامات (ظہور) مشہور، محل ولادت مبارک و مسعود تھا۔ اس وقت زمین پر بسنے والوں کے مسلک جدا جدا، خواہشیں متفرق و پراگنہ اور راہیں الگ الگ تھیں۔ یوں کہ کچھ اللہ کو مخلوق سے تشییہ دیتے، کچھ اس کے ناموں کو بگاڑ دیتے، کچھ اسے چھوڑ کر اور وہ کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ خداوند عالم نے آپ کی وجہ سے انہیں گراہی سے ہدایت کی راہ پر لگایا اور آپ کے وجود سے انہیں جہالت سے چھوڑا۔

ثُمَّ اخْتَارَ سُبْحَانَهُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالِّهِ لِقَائِهِ، وَرَضِيَ لَهُ مَا عِنْدَهُ، وَأَكْرَمَهُ عَنْ دَارِ الدُّنْيَا، وَرَغَبَ بِهِ عَنْ مُقَارَنَةِ الْبَلْوَى، فَقَبَضَهُ إِلَيْهِ كَرِيمًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَلَفَ فِيْكُمْ مَا خَلَفْتِ الْأَنْبِيَاءُ فِيْ أُمَّمِهَا، إِذْ لَمْ يَتُرُكُوهُمْ هَمَّلًا، بِغَيْرِ طَرِيقٍ وَاضْعِيْغٍ، وَلَا عَلَمَ قَائِمٍ:

پھر اللہ سبحانہ نے محمد ﷺ کو اپنے لقاء و قرب کیلئے چنا، اپنے خاص انعامات آپ کیلئے پسند فرمائے اور دارِ دنیا کی بود و باش سے آپ کو بلند تر سمجھا اور زحمتوں سے کھری ہوئی جگہ سے آپ کے رخ کو موڑا اور دنیا سے باعزت آپ کو اٹھا لیا۔ حضرت تم میں اسی طرح کی چیز چھوڑ گئے جو انبیاء اپنی اُمتوں میں چھوڑتے چلے آئے تھے۔ اس لئے کہ وہ طریق واضح و نشانِ محکم قائم کئے بغیر یوں ہی بے قید و بند

انہیں نہیں چھوڑتے تھے۔

کِتَابٌ رَبِّكُمْ فِيْكُمْ مُبَيِّنًا حَلَالَةٍ وَحَرَامَةٍ، وَفَرَائِضَهُ وَفَضَائِلَهُ، وَنَاسِخَةٍ وَمَنْسُوخَةٍ، وَرُخَصَةٍ وَعَزَائِمَةٍ، وَخَاصَّةٍ وَعَامَّةٍ، وَعِبَرَهُ وَأَمْثَالَهُ، وَمُرْسَلَةٍ وَمَحْدُودَةٍ، وَمُحْكَمَةٍ وَمُتَشَابِهَةٍ، مُفَسِّرًا مُجْمَلَهُ، وَمُبَيِّنًا غَوَامِضَهُ۔

بینغمبر ﷺ نے تمہارے پروڈگار کی کتاب تم میں چھوڑی ہے۔ اس حالت میں کہ انہوں نے کتاب [۲] کے حلال و حرام، واجبات و مستحبات، ناسخ و نسوخ، رخص و عزائم، خاص و عام، عبر و امثال، مقید و مطلق، محکم و تشابہ کو واضح طور سے بیان کر دیا، مجمل آئیوں کی تفسیر کر دی، اس کی تھیوں کو سلحوادیا۔

بَيْنَ مَاخُوذٍ مِيشاقُ عِلْمِهِ، وَمُوسَعٌ عَلَى الْعِبَادِ فِي جَهْلِهِ، وَبَيْنَ مُثْبِتٍ فِي الْكِتَابِ فَرْضُهُ، وَمَعْلُومٍ فِي السُّنَّةِ نَسْخُهُ، وَوَاجِبٍ فِي السُّنَّةِ أَخْذُهُ، وَمُرْخَصٌ فِي الْكِتَابِ تَرْكُهُ۔ وَبَيْنَ وَاجِبٍ بِوقْتِهِ، وَزَائِلٍ فِي مُسْتَقْبَلِهِ، وَمُبَاينٍ بَيْنَ مَحَارِمِهِ، مِنْ كَبِيرٍ أَوْعَدَ عَلَيْهِ نِيرَانَهُ، أَوْ صَغِيرٍ أَرْصَدَ لَهُ غُفرَانَهُ، وَبَيْنَ مَقْبُولٍ فِي أَدْنَاهُ، وَمُوسَعٍ فِي أَقْصَاهُ۔

اس میں کچھ آئیں وہ ہیں جن کے جاننے کی پابندی عائد کی گئی ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اگر اس کے بندے ان سے ناواقف رہیں تو مضائقہ نہیں۔ کچھ احکام ایسے ہیں جن کا وجوب کتاب سے ثابت ہے اور حدیث سے ان کے شسوخ ہونے کا پتہ چلتا ہے اور کچھ احکام ایسے ہیں جن پر عمل کرنا حدیث کی رو سے واجب ہے لیکن کتاب میں ان کے ترک کی اجازت ہے۔ اس کتاب میں بعض واجبات ایسے ہیں جن کا وجوب وقت سے وابستہ ہے اور زمانہ آئندہ میں ان کا وجوب برطرف ہو جاتا ہے۔ قرآن کے محربات میں بھی تفریق ہے: کچھ کبیر ہیں جن کیلئے آتش جہنم کی دھمکیاں ہیں اور کچھ صغیر ہیں جن کیلئے مغفرت کے توقعات پیدا کئے ہیں، کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا تھوڑا سا حصہ بھی مقبول ہے اور زیادہ سے زیادہ اضافہ کی کنجائش رکھی ہے۔

[مِنْهَا: فِي ذِكْرِ الْحَجَّ]

[اسی خطبہ میں حج کے سلسلہ میں فرمایا:]

وَفَرَضَ عَلَيْكُمْ حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ، الَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلَّآنَامِ، يَرِدُونَهُ وُرُودَ الْأَنَعَامِ، وَيَالَّهُوَنَ إِلَيْهِ وُلُوَّهُ الْحَمَامِ۔

اللہ نے اپنے گھر کا حج تم پر واجب کیا جسے لوگوں کا قبلہ بنایا ہے، جہاں لوگ اس طرح گھنچ کر آتے ہیں جس طرح یا سے حیوان پانی کی طرف اور اس طرح وارثتی سے بڑھتے ہیں جس طرح کبوتر اپنے آشیانوں کی جانب۔

جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ عَلَّامَةً لِتَوَاضِعِهِمْ لِعَظَمَتِهِ، وَإِذْعَانِهِمْ لِعِزَّتِهِ، وَاخْتَارَ مِنْ خَلْقِهِ سُمَاعًا أَجَابُوا إِلَيْهِ دَعْوَتَهُ، وَصَدَقُوا كَلِمَتَهُ، وَوَقَفُوا مَوَاقِ